سوال

(190) مال زکوٰۃ میں سے صاحب زکوٰۃ تجارت کر سکتا ہے، یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مال زکوٰۃ میں سے صاحب زکوٰۃ تجارت کر سکتا ہے، یا نہیں جبکہ وہ حصہ رسدی کے طور سے حصہ بھی لیتا ہے، اور زمانہ خیر القرون میں بیت المال سے تجارت کرنا ثابت ہے، یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ میں سے صاحب زکوٰۃ تجارت کرنا اس کی دو صورتیں ہیں:
نمبر ۱: ایک یہ کہ سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ نکال کر اس میں تجارت کرے، اور جب زکوٰۃ کا وقت آئے تو اصل زکوٰۃ ادا کرے، اور منافعہ میں تجارت کرتا رہے، اس میں اور تو کوئی خرابی معلوم نہیں ہوئی، صرف اتنا خدشہ ہے کہ زکوٰۃ کا منافعہ بھی زکوٰۃ کا حکم رکھتا ہے، اور اپنا صدقہ انسان کو کھانا منع ہے، یہاں تک کہ خرید کر بھی استعمال نہیں کر سکتا، تو تجارت میں حصہ رسدی لینا کیوں کر جائز ہوگا۔
نمبر ۲: دوسری صورت یہ ہے کہ سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ روک رکھے اور اس میں تجارت کرے، تو اس میں گزشتہ خطرہ کے علاوہ زکوٰۃ کو روک رکھنے میں بھی خرابی ہے، اگر ادا نہ کی، اور پہلے مر گیا تو مجرم ہوگا، ہاں صاحب زکوٰۃ کے علاوہ اور کوئی تجارت کرے، تو اس کا کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیت المال کے لیے بصرہ سے مال بھیجا تھا، جس میں ان کو تجارت کی اجازت دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے صحابہ کے مشورہ دینے پر اس کو مضاربت یعنی منافعہ میں حصہ رسدی پر تجارت بنا لیا۔
(عبداللہ امرتسری) (تنظیم اہل حدیث جلد نمبر ۱۳ شمارہ نمبر ۲۱، ۱۹۶۰ء)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 301-302